اِنَّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء
روزنامہ الفضل
ایڈیٹر غلام نبی
قادیان دارالامان
ٹیلیفون نمبر ۹۱
DAILY
ALFAZL QADIAN.
جلد ۲۷ | مورخہ ۵ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۳

سالانہ جلسہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے

اخبار "پیغام صلح"

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے ختم ہونے کے بعد جو پہلا جمعہ آیا۔ یعنی ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء کو۔ اس کے خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پچھلے آٹھ دس سال میں ہم نے غیر احمدی اصحاب کو یہاں لانے کی کوشش شروع کی ہے۔ اور اس میں ہمیں بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ چنانچہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں غیر احمدی آتے۔ اور سینکڑوں ہی بیعت کر کے جاتے ہیں"

ان الفاظ کے متعلق "پیغام صلح" کے نئے ایڈیٹر صاحب نے عنان ادارت سنبھالتے ہی لکھا ہے:۔

"ہمارے خیال میں یہ مبالغہ ہے"

اور مطالبہ کیا ہے کہ:۔

"جناب خلیفہ صاحب ان بیعت کرنے والے سینکڑوں غیر احمدیوں کی ایک مکمل فہرست ان کے مکمل پتوں کے ساتھ شائع کر دیں۔ تاکہ آئے روز جو ان کی طرف سے بلند بانگ دعاوی ہوتے رہتے ہیں۔ ان پر ہمیشہ کے لئے مہر صداقت ثبت ہو جائے۔ اور سب پر روشن ہو جائے کہ ایک عالم ہے۔ جو جناب خلیفہ صاحب کی طرف اُمڈا چلا آ رہا ہے"

غیر مبایعین جن کے جلسہ سالانہ پر زیادہ سے زیادہ صرف چند سینکڑے آدمی جمع ہوتے ہیں۔ ان کا "آرگن" اگر ایسے الفاظ کو "مبالغہ" قرار دینے میں معذور ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر سینکڑوں غیر احمدی شامل ہوتے اور سینکڑوں ہی بیعت کر کے جاتے ہیں کیونکہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ کہ صرف ایک تقریب پر سینکڑوں اصحاب کیونکر بیعت کر سکتے ہیں۔ اس حیرت میں غیر مبایعین ہمیشہ سے مبتلا چلے آتے ہیں حتےٰ کہ ان کے "حضرت امیر" کی بھی یہی حالت ہے۔ اور ہونی بھی چاہئیے۔ انہیں جب اپنی ساری امارت کے دوران میں جس پچیس سال ہونے کو ہیں۔ اتنے آدمیوں کی بیعت لینا بھی نصیب نہیں ہوا۔ جتنے جماعت احمدیہ کے صرف ایک سالانہ جلسہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ تو وہ کیوں حیران نہ ہوں۔

ان وجوہات کی بنا پر "پیغام صلح" پہلے بھی بیعت کنندگان کے متعلق غلط فہمی پیدا کرنے کی کئی بار کوشش کر کے منہ کی کھا چکا ہے۔ اور اب پھر اس نے مکمل فہرست مع مکمل پتوں کے شائع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ہم اس کے بارے میں وہی جواب پیش کرتے ہیں۔ جو پہلے کر چکے ہیں مکمل پتوں سے "پیغام صلح" کا یہ معلوم کرنا کہ سب کے نام اصلی ہیں یا نہیں۔ بالکل محال امر ہے۔ بیعت کرنے والوں میں سے کوئی ہندوستان کے کسی علاقہ کا ہے۔ اور کوئی کسی کا۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ "پیغام صلح" کا عملہ ہر جگہ پہونچ کر ان ناموں کی تصدیق کر سکے۔ نہ یہ ممکن ہے۔ اور نہ سینکڑوں آدمیوں کے مکمل پتے شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کی بجائے ایک نہایت آسان۔ اور ممکن طریق یہ ہے۔ کہ سالانہ جلسہ پر بیعت کرنے والوں کی جو فہرستیں "الفضل" میں شائع کی جا رہی ہیں۔ ان میں سے "پیغام صلح" دس پندرہ یا بیس نام جو چاہے منتخب کرے ان کے مکمل پتے ہم اسے بتا دیں گے۔ بلکہ اپنے نمائندہ کو ساتھ بھیجکر ان اصحاب کو دکھا بھی دیں گے۔ اس طرح باقی ناموں کے متعلق بھی یقین کیا جا سکتا ہے کہ وہ اصلی ہیں۔ نہ کہ نقلی:۔

پس اگر "پیغام صلح" حق و انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والوں کے متعلق تحقیق کرنا چاہتا ہے۔ تو یہ طریق اختیار کرے۔ جو ہم نے پیش کیا ہے جسے ہر انصاف پسند انسان معقول قرار دیگا لیکن اگر اسے یہی اصرار ہو۔ کہ ہم ان سینکڑوں آدمیوں کے مکمل پتے شائع کریں۔ جنہوں نے جلسہ سالانہ پر بیعت کی ہے۔ تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ بشرطیکہ وہ بھی ہمارا اسی قسم کا مطالبہ پورا کر دے۔ اور وہ یہ ہے کہ غیر مبایعین کے جلسہ میں شریک ہونے والے جن کو صاحب "انقلاب" نے "بمشکل ایک ہزار" قرار دیا۔ اور "پیغام صلح" نے اپنے ۴ جنوری کے پرچہ میں یہی تعداد درج کر کے اس کی تصدیق کی۔ ان سب کے نام مع مفصل پتوں کے شائع کر دیئے جائیں۔ تا دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ لاہور جیسے شہر میں جہاں مدارس کے طلباء ہی ہزار بارہ سو آدمیوں کا جمع ہو جانا کوئی مشکل نہیں۔

غیر مبایعین کے سالانہ جلسہ میں ہزار آدمی بھی شریک ہوئے تھے یا نہیں اس کے بعد ہم بیعت کرنے والوں کے اسماء کے ساتھ ان کے مکمل پتے بھی شائع کردیں گے۔ اگرچہ "پیغام صلح" نے اپنے جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد کبھی نہیں لکھی۔ نہ اندازاً نہ حسابی رنگ میں۔ لیکن اب کے اس نے چائے پلانے کے ذکر میں سینکڑوں آدمیوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور جس بات کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے وہ بھی یہ ہے۔ کہ سالانہ جلسہ پر بیعت کرنے والے سینکڑوں آدمیوں کے مکمل پتے شائع کئے جائیں۔ گویا جہاں تک نام شائع کرنے کا تعلق ہے فریقین مساوی حالت میں ہیں۔ پس "پیغام صلح" پہلے اس قسم کی فہرست شائع کردے اس کے بعد ہم بھی کردیں گے۔

لیکن ہم نے بتایا ہے اس قسم کی فہرست کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ "پیغام صلح" اگر تعصب اور ضد کی پٹی اپنی آنکھوں سے اتار دے۔ تو بیعت کرنے والے سینکڑوں ناموں سے چند ایک کو منتخب کرکے اور ان کے متعلق تحقیقات کرکے دیکھ سکتا ہے کہ "ایک عالم ہے کہ جناب خلیفہ صاحب کی طرف امڈا چلا آرہا ہے"۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو ابھی کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سردرد ناساز ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔

میاں غلام محمد صاحب اختر کے بچہ کو بفضل خدا اب آرام ہے۔ جن احباب نے ان کے بچہ کی صحت کے لئے دعا کی۔ اور حالت دریافت کرنے کے لئے خطوط لکھے۔ ان کا وہ تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

یوم التبلیغ اور اس کی ضروریات

اللہ تعالےٰ کے فضل سے دوسرا یوم التبلیغ قریب آرہا ہے۔ یہ یوم التبلیغ غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اپنی ملاقات کا دائرہ وسیع کریں۔ بالخصوص ان لوگوں میں جو سلامتی پسند اور حق کے طالب ہیں۔ دفتر نشر و اشاعت نے اس کے لئے حسب ذیل ٹریکٹ چھپوانے کا انتظام کیا ہے۔

(۱) دی ہمارا کرشن اردو
(۲) بھگوان کرشن کا اوتار اردو
(۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از روئے بائیبل اردو
(۴) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از روئے سکھ کتب اردو

(۱) بھگوان کرشن کا اوتار ہندی
(۲) دی ہمارا کرشن ہندی
(۳) قاضی کرشن گورمکھی
(۴) انکیت کا اوتار گورمکھی
(۵) پیغام صلح انگریزی و گورمکھی
(۶) گورمکھی ترجمہ قرآن کریم پر ۲۲
(۷) سیرت نبی کریم بزبان گورمکھی ۲۲

مندرجہ بالا ٹریکٹ عام کتابی سائز پر ہوں گے۔ جو ٹریکٹ چار صفحات پر مشتمل ہوں گے وہ ایک پیسے میں پانچ یعنی ۲۰ صفحے اور چار آنے کے سو ٹریکٹ یعنے چار سو صفحے دفتر سے مہیا کئے جائیں گے۔ ہندی اور گورمکھی کے جو ٹریکٹ شائع کئے جائینگے ان کا حساب اس سے کچھ زیادہ یعنی بجائے پانچ پانچ پیسہ کے چار چار ہوگا۔ نظارت اپنی طرف سے دس ہزار ٹریکٹ مفت جماعتوں کو بھجوائے گی۔ اس سے زیادہ مطالبہ کے لئے ٹریکٹوں کی قیمت اور ڈاک کا خرچ پیشگی موصول ہونا چاہیئے۔

ان ٹریکٹوں کے علاوہ اگر جماعتوں میں کسی نے اور ٹریکٹ تیار کئے ہوئے ہوں۔ تو وہ بھی بھیجکر اس شرح پر چھپوا سکتے ہیں۔ اگر وہ ٹریکٹ عام فائدہ کا ہوگا۔ تو نظارت اپنے خرچ پر بھی چھپوا سکتی ہے۔ بیرونی جماعتوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی دعوتِ ولیمہ

قادیان ۲۵ جنوری۔ آج دوپہر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ مولوی فاضل بی۔ اے کی دعوت ولیمہ دی۔ حضور کی طرف سے مدعوئین کو حسب ذیل مضمون کا دعوتی کارڈ بھیجا گیا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیزم مرزا مبارک احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کی دعوتِ ولیمہ میں شرکت کے لئے ۲۵ جنوری ۱۹۳۹ء بروز بدھ بوقت بارہ بجے دوپہر بیت الحمد میں تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی"

اس دعوت میں تیرہ سو کے قریب مردوں اور خواتین کو کھانا کھلایا گیا (۱) قادیان کے تمام وہ اصحاب مدعو تھے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (۲) مدرسہ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ کے سٹاف (۳) دفاتر کے اکثر کارکن (۴) واقفین تحریک جدید (۵) محلہ دار الفضل سے ۵۰ محلہ دار الرحمت سے ۵۰ محلہ مسجد مبارک سے ۵۰ محلہ دار البرکات سے ۳۰۔ محلہ دار العلوم سے ۳۰ محلہ ریتی چھلہ سے ۲۰۔ محلہ مسجد فضل سے ۲۰۔ محلہ مسجد اقصےٰ سے ۱۰ دار الانوار سے ۵ دار السعۃ سے ۵ ناصر آباد سے ۱۰ اصحاب مدعو تھے۔ ان کے علاوہ تمام محلوں کے غربا اور مساکین نیز دار الصحت کے کچھ نو مسلمین بھی بلائے گئے تھے (۶) مہمانخانہ کے بہت سے مہمان (۷) مقامی سرکاری اداروں کے ملازمین (۸) منقلا گاؤں بھینی ننگل۔ قادر آباد احمد آباد اور کھارا کے بعض اصحاب (۹) بعض غیر احمدی اصحاب

دعوت کا انتظام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوٹھی دار الحمد کے صحن میں کیا گیا تھا۔ اور اتنے بڑے ہجوم کو کھانا کھلانے کا انتظام نہائت اعلیٰ تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی اپنے خدام میں بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا۔ کھانے کے بعد دعا کی گئی۔ اس کے بعد یہ مبارک تقریب ختم ہوئی۔ دعوت کے منتظم اعلےٰ مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ تھے۔

خدا تعالےٰ کی ہستی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل کی ترقی

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مولوی فاضل۔ بی۔ اے۔ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی شادی کے موقعہ پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی دارالسلام میں ۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء کو جو مجمع ہوا۔ اس میں موقعہ کی مناسبت سے حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے حسب ذیل مختصر تقریر فرمائی:- (ایڈیٹر)

آج سے پچاس سال قبل اس بستی میں یہ نئے محلے اور یہ نئی آبادیاں نہیں تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر بار سے علیحدگی اختیار کرکے الگ ایک حجرہ میں بیٹھے رہتے تھے۔ اپنے خاندان کے لوگوں کی نظروں میں کوئی وجاہت حضور علیہ السلام کی نہ تھی۔ ایک ایسا انسان جس کے متعلق باپ بھی آبدیدہ ہوکر کہتا تھا۔ کہ کسی کام کا نہیں۔ اس پر اللہ تعالےٰ کا جلوہ ظاہر ہوا۔ ایسے وقت میں جبکہ کامیابی اور ترقی کے کوئی ظاہری اسباب نہ ہوں۔ آپ نے اعلان کیا۔ خدا نے مجھے بتایا ہے تو بنی نسلاً بعیداً۔ تو اپنی دور کی نسل دیکھیگا اور معزز خاندان سے تیری بیوی آئیگی تیری موعود نسل چلے گی۔ یہ ایسی باتیں تھیں جو یا تو کوئی مجنون کہہ سکتا ہے۔ یا وہ جس کو یقین ہو کہ یہ باتیں مجھے خدا نے بتائی ہیں۔ آپ نے اس وقت ان باتوں کو شائع کیا۔ دنیا نے جب انہیں سنا۔ تو استہزاء کیا۔ تمسخر کیا اور کہا کبھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ چند سال میں خاتمہ ہو جائے گا۔ مگر ہوا کیا۔ یہ کہ وہ اکیلا تھا۔ لوگ اس کے پاس آنے لگے۔ ہر طرف سے آئے۔ ہر طبقہ کے لوگ آئے۔ اور روز بروز یہ سلسلہ بڑھتا ہی گیا۔ قادیان جو ایک کوردہ تھا۔ جو کوئی علمی جگہ نہ تھی۔ جہاں کوئی علوم حاصل کرنے کا سامان نہ تھا۔ کوئی مدرسہ نہ تھا۔ اس میں ایک طرف تو دور دور سے لوگ آکر بسنے لگے۔ اور دوسری طرف تو بنی نسلاً بعیداً کی صداقت ظاہر ہونے لگی۔ اور آج یہ حالت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت آج تو گنی جا سکتی ہے مگر پچاس سال کے بعد نہ گنی جا سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس ابتدائی حالت کو مدنظر رکھو۔ پھر آپ کے اس اعلان کو دیکھو۔ کہ تو بنی نسلاً بعیداً۔ تیری نسل پھیلے گی پھر اس نسل کا پھیلنا دیکھو۔ اور اندازہ لگاؤ۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کا کتنا بڑا نشان ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے ایک بیج ہو۔ جس کے اُگنے کی کسی کو امید نہ ہو۔ دشمن اس کے روندنے کے لئے کھڑا ہو۔ پانی میسر آنے کی کوئی امید نہ ہو۔ جہاں اسے بویا جائے۔ وہ زمین اچھی نہ ہو۔ باوجود ان حالات کے وہ بیج اُگے۔ تناور درخت بن جائے۔ اور لاکھوں انسان اس کے سایہ کے نیچے آرام پائیں۔ آج جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی ترقی اور قادیان کی شہرت ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ آج ہی کے اس مجمع کو دیکھو یہ شرفاء کا مجمع۔ یہ اہل علم کا مجمع۔ یہ دیندار لوگوں کا مجمع۔ یہ دین کے خادموں کا مجمع ایسا ہے۔ جس میں کوئی جھنگ کا ہے۔ کوئی گجرات کا۔ کوئی پشاور کا۔ کوئی غیر ممالک کا ہے۔ ان کے چہروں سے ان کا معزز ہونا مترشح ہوتا۔ اور عالم ہونا ظاہر ہے۔ اس پاک سوسائٹی کا مجمع ہونا۔ قادیان جیسے گمنام گاؤں میں جمع ہونا۔ خدا تعالےٰ کی ہستی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر اتنا یقین پیدا کرتا ہے جو کسی اور صورت میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ سابقہ انبیاء کو جو معجزے دیئے گئے ان میں ایسے معجزے تھے۔ جن کو اس وقت دیکھنے والے متاثر ہوتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی ایسی ہے۔ کہ پیشگوئی کرنے والا موجود نہ ہو۔ تو بھی پوری ہوکر ایمان بڑھا رہی ہے۔

پس یہ بہت بڑا معجزہ ہے۔ چونکہ یہ علمی زمانہ ہے۔ اس لئے اس زمانہ کے نبی کو وہ معجزہ دیا۔ جو علمی معجزہ ہے۔ اور بہت بڑا معجزہ ہے۔ اس کے پورے ہونے پر ہم جتنا بھی خدا تعالےٰ کا شکر بجا لائیں۔ کم ہے ؎

جبر غلط عقیدہ ہے

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

وما تشاءون الا ان یشاء اللہ (دھر)

تم نہیں چاہتے۔ مگر وہی جو اللہ چاہتا ہے۔ اس پر جبری لوگ کہتے ہیں۔ کہ ثابت ہو گیا۔ جو کچھ ہم کرتے ہیں۔ یہ خدا کی مشیت سے ہوتا ہے۔ اور ہم مجبور ہیں۔ لہٰذا ہمارا قصور نہیں۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ پھر سزا کیوں دیتا ہے۔ تو جواب ملتا ہے کہ مالک جو ہوا۔ ورنہ وہی سب کچھ کراتا ہے حالانکہ اگر محکم آیات کو دیکھئے۔ تو کبھی اپنے گناہوں اور فسق و فجور کا الزام خدا کے ذمہ نہ لگانے۔ اللہ تعالےٰ نے تو فرمایا ہے۔ کہ لو شاء لھداکم اجمعین۔ اگر خدا کی مرضی پر ہی معاملہ چھوڑا جاتا۔ اور جبر ہی کرنا ہوتا۔ تو وہ تو سب کو ہدایت ہی دے دیتا۔ نیز فرماتا ہے۔ کہ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ۔ اللہ تعالےٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ چہ جائیکہ پہلے خود گناہ کرائے۔ پھر اس بیچارے مجبور کو جہنم میں ڈالے۔ اور فرمایا۔ کہ لا اکراہ فی الدین۔ جب دین میں جبر نہیں کیا۔ تو اعمال میں جبر کیوں کرے گا۔ بلکہ انسان کی بابت تو صاف فرمادیا۔ کہ انا ھدیناہ السبیل اما شاکراً و اما کفوراً۔ ہم نے راستہ دکھا دیا ہے۔ اب چاہے کوئی شکر گزار بنے چاہے ناشکرا بنے۔ اب خود انسانی فطرت کی گواہی سن لو۔ کہ جب کوئی سخت عذاب یکدم نازل ہوتا ہے۔ تو ہر ایک کے منہ سے بے اختیار یہی نکلتا ہے۔ کہ انا کنا ظالمین (اعراف) عذاب کے وقت بھولے سے بھی کسی کے منہ سے یہ نہیں نکلتا۔ کہ یہ خدا کا ظلم ہے۔ بلکہ ہر طرف سے یہی آواز آتی ہے کہ ہم ہی ظالم ہیں ہمیں بخشدے۔ اور ہر عذاب کو شامت اعمال کی طرف ہی منسوب کرتے ہیں۔ گویا اقراری مجرم ہیں۔ اسی طرح فرمایا۔ کہ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت (بقرہ) یعنی اللہ تعالےٰ نے ہر ایک کو مکلف بنایا ہے۔ مگر اتنا ہی جتنا وہ کر سکے۔ اور اس کے کسب کے مطابق اسے جزا ملے گی۔ اور اسی کے کام کے مطابق اسے سزا ہوگی۔ نیز اس آیت پر غور کرو۔ انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یؤمنون واذا فعلوا فاحشۃ ؎ قالوا وجدنا علیہا آباءنا واللہ امرنا بھا۔ قل ان اللہ لا یأمر بالفحشاء اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون (اعراف)

یعنی بے ایمان لوگ جب گناہ کرتے ہیں۔ تو عذر کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگ بھی یہی کیا کرتے تھے۔ اور اللہ ہی کے حکم سے گناہ بھی ہوتا ہے تو کہدے۔ کہ اللہ بدکاری کا حکم نہیں دیتا۔ نہ بدی کراتا ہے۔ کیا تم خدا پر افترا باندھتے ہو اور حسب ذیل آیت بھی نہایت واضح ہے۔ سیقول الذین اشرکوا لو شاء اللہ ما اشرکنا ولا آباؤنا ولا حرمنا من شیء۔ کذالک کذب الذین من قبلھم حتی ذاقوا باسنا۔ قل ھل عندکم من علم فتخرجوہ لنا۔ ان تتبعون الا الظن وان انتم *

* الا تخرصون۔ قل فللہ الحجۃ البالغہ۔ فلو شاء لھداکم اجمعین (انعام) یعنی مشرک کہیں گے۔ کہ خدا ہی شرک بھی کراتا ہے۔ ورنہ ہم اور ہمارے باپ کس طرح یہ کام کر سکتے تھے۔ یہ جھوٹے ہیں ایسے ہی پہلے بھی بہت سے جھوٹے گذرے ہیں۔ اگر کوئی دلیل ہے (ہوم)

(ہوم) تو پیش کرو۔ یہ صرف فلسفیانہ توہمات ہیں۔ اگر خدا نے جبر کرنا ہوتا۔ تو سب کو ہدایت پر جبر کرتا۔ نہ کہ گناہ پر۔ غرض ان واضح ثبوتوں کے بعد جبر کا مسئلہ بالکل غلط ہو جاتا ہے۔ گناہ اور کفر اور شرک کبھی خدا جبر سے نہیں کراتا۔ لوگ خود کرتے ہیں اور خدا پر الزام تھوپتے ہیں۔

اب رہا یہ کہ ما تشاءون الا ان یشاء اللہ کے معنے کیا ہوئے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اے بنی نوع انسان تم کو جو ارادہ اور خود مختاری اور مشیت عطا ہوئی ہے۔ یہ بھی ارادۂ الٰہی اور مشیت خداوندی سے ہی ہوئی ہے۔ اور تم جو اپنے ارادہ اور مشیت میں آزاد بنائے گئے ہو (کہ جو چاہو) کر جو چاہتے ہو کر سکتے ہو۔ یہ بات تم میں منشائے الٰہی سے رکھی گئی ہے۔ تاکہ تم اپنے اعمال کے ذمہ دار ٹھہرو۔ اور جزا سزا کے مورد بن سکو۔ اور دوسری مخلوقات کی طرح مجبور نہ سمجھے جاؤ ؎

لنڈن میں تبلیغ اسلام

لنڈن میں عید الفطر کی نماز

انگلستان میں صرف دو مسجدیں ہیں۔ ایک ووکنگ میں جو ایک غیر مسلم انگریز نے بعض سیاسی اغراض کے ماتحت بنائی تھی۔ وُہ ایک کمرہ ہے جس کے اوپر گنبد بنا ہوا ہے۔ اور اس کے اندر منبر بھی ہے۔ بنانے والے کی ایک غرض اپنے ہموطنوں کو مسلمانوں کی مسجد کا نمونہ دکھانا بھی تھی۔ موجودہ متولیوں نے اس کے اندر کرسیاں رکھی ہوئی ہیں۔ تا آنے والے انگریز اس کے اندر جوتیوں سمیت آسانی سے بیٹھ سکیں۔ اس میں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی عید کی نماز۔ جمعہ کی نماز وہ شہر لنڈن میں ایک کمرہ میں ادا کرتے ہیں۔ اور عید کی نماز انہیں خیمہ میں ادا کرنی پڑتی ہے۔ غرضکہ اس مسجد کے بانی نے جس غرض سے وُہ مسجد بنائی تھی۔ موجودہ متولیوں کے ذریعہ وہ غرض باحسن وجوہ پوری ہو رہی ہے۔

دوسری مسجد وُہ ہے جو شہر لنڈن میں واقع ہے۔ جس کا سنگ بنیاد اللہ تعالےٰ کے خلیفہ "محمود" نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا۔ جس کا نام مسجد فضل ہے۔ اور جس کے بنانے کی ہمت اور توفیق اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو دی جس کے ذریعہ اس کا منشاء ہے۔ کہ دنیا کے کونوں میں اسلام کا نور چمکے۔ اس میں ہر ایک کو فاخلع نعلیك کے مطابق جوتی اتار کر اندر جانا پڑتا ہے اس میں باقاعدہ جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔ اور عید کی نماز بھی اسی میں ادا کی جاتی ہے ؛

اس دفعہ یہاں چار مقامات پر عید الفطر کی نماز ہوئی۔ ایک ووکنگ میں۔ دوسرے مصریوں نے جو پہلے ووکنگ جا کر عید کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اس مرتبہ محمد مصری کلب میں عید کی نماز ادا کی۔ تیسرے جمعیۃ المسلمین نے جو ہندوستان کے عام مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ ایک ہال میں نماز ادا کی۔ باوجودیکہ ووکنگ والے بارہا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ان کا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پیغامیوں کا بھی اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ اور وُہ ان سے بھی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی بہت سے مسلمان عید کی نماز ان کے ساتھ نہیں ادا کرتے ؛

مسجد فضل لنڈن میں ۲۴ نومبر کو ہم نے عید الفطر کی نماز ادا کی پچاس کے قریب حاضری ہو گئی تھی۔ جن میں بعض زیر تبلیغ انگریز بھی تھے۔ اور کچھ غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔ بعض نومسلم بوجہ کام کا دن ہونے کے حاضر نہ ہو سکے عید کی نماز کے بعد سب کو ہندوستانی کھانا کھلایا گیا۔ بعض دوست سارا دن مسجد میں رہے۔ اور ایک دُوسرے سے تبادلہ خیالات کرتے رہے ؛

سیرۃ النبی کا جلسہ

ایام زیر رپورٹ میں دوسری تقریب جو قابلِ ذکر ہے۔ وہ سیرت النبی کا جلسہ ہے۔ یہ جلسہ لنڈن کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت کامیاب رہا۔ یہاں کے اخبار سوتھ ویسٹرن سٹار نے جس کی اشاعت تقریباً چالیس ہزار ہے۔ اس کی رپورٹ لکھی۔ اور اخبار کے درمیانی صفحہ میں جگہ دی۔ جس میں نہایت اہم واقعات کا ذکر ہوتا ہے۔ اسی طرح لنڈن کے ایک مشہور ہفتہ وار رسالہ "گریٹ برٹن اینڈ دی ایسٹ" نے دو جلی عنوان دے کر اس جلسہ کی رپورٹ شائع کی۔

سفر

ایام زیر رپورٹ میں جماعت کے دو ممبروں سے جو Birmingham میں رہتے ہیں ملنے کے لئے گیا۔ ان سے حالات جماعت کے متعلق گفتگو کی۔ اور ایک دفعہ کیمبرج گیا۔ جہاں یونیورسٹی کے بعض طلباء سے ملاقات ہوئی۔

ملاقاتیں

(۱) عید الفطر کے روز شام کے قریب نائب امام ووکنگ اور سید عبد اللہ بی۔ اے۔ ایچ۔ ڈی لائلپوری اور سید عبد المجید شاہ اور ڈاکٹر ایچ قادر خاں ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ میسور تشریف لائے۔ یہود کے متعلق جو قرآن مجید میں پیشگوئیاں ہیں۔ ان کے دریافت کرنے پر تفصیل سے ذکر کیا۔ اور بتایا کہ باوجودیکہ یہ قوم سب سے زیادہ دولتمند ہے۔ لیکن پھر بھی اسے کبھی حکومت نصیب نہیں ہوئی۔ اس سے قرآن مجید کی پیشگوئی کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ دوسرے باوجودیکہ یہ قوم ہر زمانہ میں مصائب کا نشانہ بنتی رہی۔ اور جلاوطنی اور کئی قسم کی تکالیف میں مبتلا ہوئی لیکن پھر بھی مٹی نہیں۔ اور اس کی وجہ جیسا کہ میں سمجھتا ہوں یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے فجعلناها نکالا لما بین یدیها وما خلفها وموعظة للمتقین کہ اس قوم کے ذلیل اور مسکین ہونے اور دوسری حکومتوں کے زیر دست رہنے کو ہم نے آئندہ آنے والی قوموں کے لئے بھی باعث عبرت بنایا ہے۔ اس قوم کو عبرت بنانے کے یہ معنے ہیں۔ کہ کوئی اور قوم بھی انہی کے نقش قدم پر چلنے والی تھی۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے مسلمانوں کے متعلق فرمایا ہے کہ وُہ یہود کے قدم بقدم چلیں گے۔ سید عبد اللہ صاحب نے بعض اور آیات کی بھی تفسیر دریافت کی۔ اور جاتے ہوئے کہنے لگے۔ کہ مجھے ان تفسیروں کے سننے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اب میں لنڈن سے باہر جا رہا ہوں۔ واپس آکر پھر آپ سے ملنے کے لئے آؤں گا۔

(۲) ایک انگریز Mr Bone برائٹن سے تشریف لائے۔ پہلے مصر وغیرہ میں رہ چکے ہوئے ہیں۔ انہیں مطالعہ کے لئے کتابیں دی گئیں۔

(۳) ڈاکٹر یہودا پی۔ ایچ۔ ڈی جو مستشرق ہیں اور یہودی عالم ہیں جرمنی اور لنڈن کی یونیورسٹیوں میں پروفیسر رہ چکے ہیں ان کے مکان پر گیا۔ ان سے سیرۃ النبی کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے خواہش کا اظہار کیا۔ لیکن ان کا اسی روز ایک دوسری جگہ لیکچر تھا۔ اس لئے انہوں نے معذوری کا اظہار کیا۔ پھر احمدیت کے متعلق انہیں بعض باتیں بتائیں۔ ان کے پاس شیخ محی الدین ابن العربی اور سید عبد الغنی نابلسی وغیرہ علماء کی بعض خود نوشت تحریریں تھیں۔ وُہ انہوں نے دکھائیں ؛

(۴) ایڈیٹر سوتھ ویسٹرن سٹار کو چائے پر بلایا۔ ہندوستان کی موجودہ سیاسی حالت کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ ملاقات پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ جب آپ کے ہاں کوئی اہم میٹنگ ہو تو ہمیں اطلاع دے دیا کریں ہم اسے اچھی طرح شائع کیا کریں گے ؛

(۵) ایک ترکی مسٹر داد بیگ مع اپنی بیوی کے آئے جو آسٹرین اور کیتھولک تھیں۔ اور اسلام لانا چاہتی تھی۔ میں نے کہا اسلام لانے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ وہ اسلام کو کما حقہ سمجھ لیں۔ انہیں دو کتابیں مطالعہ کے لئے دے دی گئیں ؛

(۶) مسٹر آرنلڈ یورکشر سے آئے۔ ان سے اصولِ اسلام کے متعلق گفتگو ہوئی۔ احمدیت اور قرآن مجید کا ایک پارہ خرید کر لے گئے۔

(۷) مسٹر محمد اسحاق صاحب جو کلکتہ یونیورسٹی میں فارسی زبان کے لیکچرر ہیں مع اپنی اہلیہ کے تشریف لائے۔ ان سے گفتگو ہوئی۔ پھر انہوں نے اپنے مکان پر بلایا اور دریافت کیا کہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے تفصیل سے جواب دیا۔ اور دو گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی ؛

احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ سعید الفطرت لوگوں کو حق کی قبولیت کی توفیق عطا فرمائے

آمین

خاکسار جلال الدین شمس

حیدرآباد — یا — چنبہ

ریاست حیدرآباد کے خلاف آریہ سماج اور ہندو مہاسبھا نے محض اس لئے کہ اس کا فرماں روا مسلمان ہے۔ متفقہ طور پر ایک عرصہ سے یورش شروع کر رکھی ہے اور آج کل یہ یورش انتہائی زوروں پر ہے۔ ابھی چند دن ہوئے۔ کہ اسی سلسلہ میں شولاپور میں "آل انڈیا آرین کانگرس" کا ایک اجلاس منعقد کیا گیا جس میں حکومت نظام کے خلاف بہت کچھ زہر چکانی کی گئی۔ اور عملی اقدام کے لئے ستیہ گرہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مہاشہ کرشن اس مظاہرہ کو کامیاب بنانے کی تحریک کرتے ہوئے اپنے اخبار "پرکاش" مورخہ ۲۲ جنوری میں لکھتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ ۲۲ جنوری کو پنجاب بھر میں ریاست حیدرآباد کی غلط اور غیر جانب دار پالیسی کے خلاف جو مظاہرے ہوں گے۔ ان میں آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی سکھ۔ ہندو سبھائی اور کانگریسی سب شامل ہوں گے۔ میں تو یہ بھی سمجھتا ہوں کہ قوم پرست مسلمانوں کو بھی ان مظاہروں میں شامل ہونے میں عذر نہ ہونا چاہئے ہماری شکایت ہے۔ کہ ہمیں ریاست میں اپنے دھرم پرچار کی اجازت نہیں کیا ہمارے مسلم دوستوں کو شکایت نہ ہوگی اگر کوئی ہندو ریاست اپنے ہاں اسلام کا پرچار بند کر دے اور جہاں کہیں انہیں درست یا غلط شکایت ہے۔ کیا وہ اس کا اظہار نہیں کرتے؟ زمانہ بدل گیا۔ مگر ہماری دیسی ریاستیں بدلنے کو تیار نہیں پرجا کو شہریت تو کیا انسانی حقوق بھی حاصل نہیں"۔

حیدرآباد کے ہندو

جو لوگ اصل حالات سے آگاہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ ریاست حیدرآباد میں ریاست کے باشندوں کو جو آزادی حاصل ہے۔ وہ انگریزی علاقہ کے باشندوں سے کسی طرح کم نہیں۔ اور ہندوؤں کو تو بعض ایسی مراعات دی گئی ہیں۔ جو کسی ہندو ریاست میں بھی ان کو نصیب نہیں ہیں۔ لیکن مہاشہ کرشن جی لوگوں کو یہ بتانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ حیدرآباد میں دیگر دیسی ریاستوں کی طرح رعایا کے حقوق پامال کئے جا رہے ہیں حالانکہ حیدرآباد رعایا کو آزادی دینے میں دیگر دیسی ریاستوں سے بالکل منفرد ہے۔

ہندو ریاستوں کے مسلمان

مہاشہ جی کی متعصب نگاہ نے تو یہ دیکھ لیا کہ حیدرآباد میں آریوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں ہے۔ مگر ہمیں تعجب ہے کہ انہیں اپنے قریب کی ریاست چنبہ کا حال کیوں معلوم نہ ہوا۔ جہاں اشاعت اسلام پر انتہائی کڑی پابندیاں عاید ہیں۔ ان پابندیوں کا ذکر بارہا مسلمان اخبارات میں آچکا ہے۔ مگر کیا مجال کہ مہاشہ جی نے کبھی ان کے بارہ میں اپنے اخبار "پرکاش" یا "پرتاپ" میں ایک لفظ بھی لکھا ہو پھر وہ کس منہ سے مسلمانوں کو قوم پرستی کی تلقین کرتے اور انہیں ریاست حیدرآباد کے آریوں پر مفروضہ مظالم کے خلاف مظاہرہ کرنے میں حصہ لینے کی دعوت دیتے ہیں۔

مہاشہ جی نے مذکورہ بالا سطور میں یہ تسلیم کیا ہے کہ مسلمانوں کو بھی بعض ہندو ریاستوں میں تبلیغ اسلام میں رکاوٹ کی شکایت ہے۔ لیکن کیا مہاشہ جی بتا سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے آج تک کبھی مسلمانوں کی اس شکایت کی تائید کی۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مسلمانوں کی یہ شکایت ہمیشہ غلط ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ بعض جگہ یہ شکایت ان کے نزدیک بھی درست ہوتی ہے۔ پس اگر سب جگہ نہیں تو جہاں مہاشہ جی کے نزدیک بھی مسلمانوں کی یہ شکایت درست ہے۔ کم از کم وہاں تو انہوں نے مسلمانوں کی تائید کی ہوتی

چنبہ میں اسلام قبول کرنے کی ممانعت

چنبہ میں آریوں نے ایک عرصہ سے ریاست کے طول وعرض میں شدھی کا کام پورے زور کے ساتھ جاری کر رکھا ہے۔ اور وہ ہزارہا اچھوتوں کو آریہ بنا چکے ہیں۔ لیکن چونکہ ہندوؤں میں اچھوتوں کو تمدنی حقوق میں مساوات حاصل نہیں۔ بلکہ وہ شدھ ہو کر بھی اچھوت کے اچھوت ہی رہتے ہیں۔ اس لئے انہیں اسلام کی طرف بڑے زور کے ساتھ توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ مگر ریاست کی طرف سے اس رَو کو دبانے کی ہر ممکن کوشش جاری ہے چنانچہ وہاں ایک قانون ہے کہ ریاست کا کوئی غیر مسلم باشندہ ریاست کے حدود میں اسلام قبول نہیں کر سکتا مگر اس صورت میں کہ وہ ریاست کی کونسل انتظامیہ کے سامنے خود حاضر ہو کر اور تبدیلی مذہب کی درخواست دیکر باقاعدہ منظوری حاصل کرے۔ اور یہ پابندی صرف اسلام قبول کرنے پر ہے۔ آریہ یا عیسائی ہونے پر نہیں۔ اور اس سے ریاست میں اشاعت اسلام میں بہت رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ ریاست کے مسلمانوں کی طرف سے بارہا اخبارات میں اس پابندی کو ہٹانے کے لئے مضامین نکل چکے ہیں۔ مگر ابھی تک کچھ شنوائی نہیں ہوئی۔ اور نہ مہاشہ کرشن نے کبھی آج تک ریاست چنبہ کے منتظمین کو اس صریح جانبدارانہ پالیسی کو تبدیل کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ کیا ہم مہاشہ جی کی قوم پرستی سے امید رکھیں کہ وہ اگر پہلے نہیں تو اب اس پابندی کے خلاف آواز اٹھائیں گے

اسلام قبول کرنے کیلئے درخواست دینا

شاید مہاشہ جی یا ریاست کے دیگر نمک خوار یہ کہیں کہ یہ پابندی کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی۔ جو لوگ اسلام قبول کرنا چاہیں۔ وہ کیا کونسل میں ایک درخواست دیکر منظوری حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ کیا مشکل ہے؟ اس کے متعلق گذارش ہے کہ اگر یہ اتنی ہی آسان بات ہے تو آریوں اور عیسائیوں کی تبلیغ پر یہ پابندی کیوں عائد نہیں کی گئی۔ آخر اشاعت اسلام پر اس پابندی کی خصوصیت کی کیا وجہ ہے۔ کیا یہ جانبدارانہ پالیسی نہیں ہے۔ علاوہ ازیں یہ صرف درخواست دیکر منظوری حاصل کر لینے کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ اس سے بہت بڑھ کر ہے۔ واقع یہ ہے کہ چنبہ ایک پہاڑی ریاست ہے جس کا رقبہ ۳۲۱۶ مربع میل ہے۔ اور کونسل انتظامیہ اسکے صدر مقام یعنی چنبہ شہر میں واقع ہے۔ اگر کوئی شخص ریاست کے کسی دور کے علاقہ میں مسلمان ہونا چاہے تو اس کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ صدر مقام میں خود حاضر ہو کر درخواست پیش کرے اور ریاست کے بعض علاقے اسقدر دور افتادہ ہیں۔ کہ پہاڑی سفر کے باعث وہاں سے صدر مقام کئی روز کا پر صعوبت راستہ ہے اور بعض مقامات تو ریاست میں ایسے بھی ہیں کہ جہاں سے سردی کے موسم میں سفر کر کے صدر مقام تک پہنچنا ہی ناممکن ہے۔ کیونکہ برف سے سارے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک اور بات یہ ہے کہ کونسل جس کے سامنے حاضر ہو کر درخواست کرنی پڑتی ہے۔ اس کے تمام ممبر سوائے پریذیڈنٹ بہادر کے (جو انگریز ہے اور پہاڑی بولی بلکہ اردو سے بھی ناآشنا ہے) ہندو ہیں۔ اور وائس پریذیڈنٹ جو درحقیقت نظام ریاست کی ساری مشینری پر قابض ہے۔ بعض کے نزدیک آریہ سماجی ہے۔ اور یہ تو امر واقع ہے۔ کہ وہ پنجاب کے بعض مشہور اور بارسوخ آریہ سماجیوں کا قریبی رشتہ دار ہے۔ اور پھر کونسل کا سکرٹری بھی ہندو جو کہ وائس پریذیڈنٹ صاحب کا لڑکا ہے۔ اب ایسی صورت میں جب کوئی اچھوت یا ہندو مسلمان ہونا چاہے تو اسکے لئے کس قدر مشکل ہے۔ کہ وہ اس کونسل کے سامنے آکر بیان دے اور تبدیل مذہب کی درخواست منظور کرائے۔ پہاڑی لوگوں کیلئے شہر میں آنا ہی کچھ تھوڑی مصیبت نہیں ہے پھر بااختیار حکام کے مذہب اور مرضی کے خلاف ایک اور مذہب تبدیل کرنے کی درخواست دینا تو جان بوجھ کر مبتلائے مصیبت ہونا ہے چنانچہ کئی لوگ اسی دقت کے باعث قبول اسلام سے محروم رہ جاتے ہیں

مسلمانان چنبہ کی ابتر حالت

پھر ریاست کے مسلمانوں کی حالت نہایت ابتر ہے۔ سرکاری ملازمتوں میں ان کا حصہ بالکل برائے نام ہے چند چپراسیوں اور ادنیٰ گریڈ کے کلرکوں کی آسامیوں کو چھوڑ کر کسی ذمہ دار عہدہ پر کوئی مسلمان نہیں ہے۔ صرف ایک مسلمان مسٹر غلام محمد صاحب ایکسائز انسپکٹر ہیں۔ جن کی تنخواہ دو سو کے قریب ہے۔

ان کے علاوہ دو ایک مسلمان پچاس سے کچھ اوپر تنخواہ پاتے ہیں اور باقی چند ایک معمولی کلرک یا چپراسی ہیں۔ یہ تو دنیاوی حالت ہے مذہبی حالت اس سے بھی بدتر ہے۔ کچھ عرصہ سے آریوں کی جارحانہ کارروائیوں کو دیکھ کر چند دردمند مسلمانوں کو بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور تحفظ کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے باہر سے مختلف اسلامی اداروں سے مبلغین اسلامی اداروں سے مبلغین اسلام کو منگا کر تقریریں کرانا شروع کیں غیر مسلموں کو بھلا یہ کیونکر گوارا ہو سکتا تھا۔ انہوں نے مختلف ذریعوں سے روڑے اٹکانے شروع کر دیئے۔ چنانچہ اس سے پہلے آریہ پبلک جگہوں بلکہ سرکاری میدان کے ایک حصہ میں جلسے کرتے اور سارے شہر میں جلوس نکال کر پرچار کیا کرتے تھے) اور ان کی تقریروں میں اسلام پر خوب حملے ہوتے تھے لیکن جب سے اسلامی جلسوں کا چرچا شروع ہوا۔ ہر قسم کے جلوس جن میں تقریر ہو بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور گذشتہ موسم گرما میں جب مسلمانوں کا جلسہ ہونے والا تھا تو اس سے کچھ عرصہ پیشتر یہ پابندی بھی عائد کر دی گئی کہ ڈھول وغیرہ کے ذریعہ جلسہ کا اعلان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور پوسٹر یا اشتہار چھپوانا تو اس سے پہلے ہی ممنوع قرار دیا جا چکا تھا۔

چنبہ شہر میں ایک بڑا میدان ہے جو بطور سیرگاہ سرکار کی طرف سے چھوڑا گیا ہے اس میں کھڑے ہو کر کوئی شخص سیاسی تقریر تو کجا عام اصلاحی تقریر بھی نہیں کر سکتا۔ گذشتہ مہاراجگان کے زمانہ میں ایک بڑا ہال بطور سینما گھر کے کچھ عرصہ سے استعمال ہوتا رہا ہے اب اسے بالکل بند کر دیا گیا ہے۔ اس میں کسی کو علمی تقریر کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ چند سرکاری افسر جن میں اکثر ایک ہی خاندان کے افراد ہیں سرکاری کلب گھر میں شام کو بیٹھ کر خورد نوش اور تاش بازی کر لیتے یا میدان میں ٹینس کھیل لیتے ہیں۔ باقی شہریوں کے لئے نہ کوئی دلچسپی ہے اور نہ تفریح کا سامان۔

ریاست میں تحریر پر پابندی کا یہ حال ہے کہ نہ پریس جاری کرنے کی اجازت ہے اور نہ کوئی اخبار۔ کچھ عرصہ ہوا ایک تعلیم یافتہ مسلمان نے جو پہلے سرکاری ملازم تھا اور پھر اس لئے کہ وہ خوشامدی یا قوم فروش نہ تھا ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ پریس جاری کرنا چاہا۔ اور ساتھ ہی اخبار بھی جاری کرنے کی تجویز کی۔ تا چنبہ کے پہاڑی علاقہ کے باشندوں کو کسی قدر بیرونی دنیا کے حالات سے آگاہ کیا جائے۔ مگر ریاست کے ارباب حل و عقد نے نہ اسے اخبار جاری کرنے کی اجازت دی اور نہ پریس جاری کرنے کی۔ بلکہ اسے کونسل کے دفتر میں بلا کر دھمکایا گیا۔ اس نے درخواست ڈیکلریشن کا تحریری جواب مانگا تو اسے کہا گیا۔ کہ یہ ایگزیکٹو آرڈر ہے تحریر نہیں دی جا سکتی۔

ہم نے ریاست چنبہ میں پریس و پلیٹ فارم اور اشاعت اسلام پر چند پابندیوں کا ذکر کیا ہے۔ آئندہ مفصل حالات روشنی میں لائے جائیں گے۔

(ایک واقف حال)

اہم ملکی حالات اور واقعات

وائسرائے ہند کی تازہ تقریر

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر حکومت ہند کی صدارت میں ۲۳ جنوری کو آل انڈیا انڈسٹریز کانفرنس کا دسواں سالانہ اجلاس بمبئی میں منعقد ہوا۔ جس میں مختلف صوبجات کی حکومتوں کے متعلقہ وزراء کے علاوہ ریاستی نمائندگان بھی شریک تھے۔ ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے ایک طویل تقریر کی جس میں فرمایا۔ ہندوستان ایسے عظیم الشان ملک کی ترقی کے لئے صنعتی فروغ کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ صوبجاتی حکومتیں۔ مرکزی حکومت اور والیان ریاست باہم تعاون سے کام لیں ہندوستان کی صنعتی ترقی کے سلسلہ میں گورنمنٹ آف انڈیا کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ گذشتہ دس سال میں حکومت ہند نے ۲۲ کروڑ روپیہ کی مالیت کا ہندوستان کا بنا ہوا۔ سامان سرکاری ضروریات کے لئے خریدا ہے۔ اور اس نے اپنے سٹور ڈیپارٹمنٹ کو یہ ہدایت خاص طور پر کر رکھی ہے کہ سرکاری ضروریات کا سامان خریدتے وقت کوشش کی جائے۔ کہ وہ ہندوستانی ساخت کا ہو۔ اور اب سرکاری ضروریات کا اکثر حصہ ہندوستان کے بنے ہوئے سامان کو خرید کر پورا کیا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں مرکزی حکومت صنعتی ریسرچ وغیرہ کے کام میں صوبجاتی حکومتوں کی رہنمائی کا خاص طور پر خیال رکھتی ہے گذشتہ سال یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ انڈسٹریل ریسرچ بورڈ کو مستقل محکمہ کی شکل دیدی جائے۔ اگرچہ حکومت ہند کی مالی حالت کی خرابی نے اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کی اجازت نہیں دی۔ علاوہ ازیں مرکزی حکومت نے کمپنیز ایکٹ اور انشورنس بل بھی ہندوستان کی صنعتی ترقی کے پیش نظر پاس کئے ہیں۔ اور ہندوستان میں ٹریڈ مارکوں کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کی غرض سے ایک پیٹنٹ بل بھی زیر غور ہے۔

لنڈن میں ہندوستانی اشیاء کی نمائش

۲۰ فروری سے ۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء تک انگلستان میں ایک صنعتی نمائش منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ہندوستانی اشیاء کی نمائش کے لئے حکومت ہند کے پانچ سرکاری سٹال قائم کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ہندوستانی فرموں کے لئے ۴۰۰ مربع فیٹ جگہ حاصل کی گئی ہے جس میں سات مختلف فرمیں اپنے اپنے مال کی نمائش کا انتظام کریں گی۔ گذشتہ سال بھی اس قسم کی نمائش ہوئی تھی۔ اور مختلف ہندوستانی فرموں کو گیارہ لاکھ روپیہ کے آرڈر حاصل ہوئے تھے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سال اس میں کافی زیادتی ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان سے خام اشیاء۔ اشیائے خوردنی۔ چمڑہ۔ بوٹ کا سامان۔ ریشمی اور سوتی کپڑا۔ واٹر پروف۔ صابن قالین۔ نمدے۔ اور سپورٹس کا سامان بھیجا جائے گا۔

نمائش بیک وقت دو مقامات یعنی لنڈن اور برمنگھم میں ہوگی۔ اس نمائش کی ابتداء تو دراصل ۱۹۱۵ء سے ہے لیکن اس سال اسے خاص اہتمام کے ساتھ منعقد کرنے کی تجاویز ہو رہی ہیں

فساد دہلی کے متعلق سرکاری بیان

۲۲ جنوری کو حیدر آباد ڈے کی تقریب پر دہلی میں جو ہندو مسلم فساد رونما ہوا تھا۔ اس کے متعلق حکومت نے جو بیان شائع کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ ہندوؤں کا جلوس جب مسجد فتح پوری کے قریب پہنچ کر منتشر ہونے لگا۔ تو سادھوؤں کے ایک گروہ نے وہاں سنکھ بجانے اور اشتعال انگیز نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا۔ تو ایک ہندو نے ایک مسلمان کے طمانچہ مار دیا۔ اور ہندوؤں نے جھنڈوں کی لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اس طرح بہت جلد اچھی خاصی جنگ شروع ہو گئی۔ جس میں ۶۹ آدمی زخمی ہوئے۔ ان میں سے ۳۱ مسلمان تھے تین پولیس افسر بھی زخمی ہوئے۔ ایک پولیس افسر کے کسی نے پیچھے سے شانہ میں چھرا گھونپ دیا۔ فساد کے دوران میں مسلمانوں کی چھ دکانیں بھی لوٹنے کی کوشش کی گئی۔ اور ایک دکان کو آگ لگانے کی جس سے کئی سو روپیہ کا نقصان بھی ہوا۔ لیکن مسلح پولیس نے بہت جلد حالات پر قابو پالیا۔ اور یہ صورت حالات نصف گھنٹہ تک ہی قائم رہی ورنہ نقصان بہت زیادہ ہوتا۔ دونوں قوموں سے تعلق رکھنے والے ۳۰ بدقماش لوگوں کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے اور دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔

کانگرس کی صدارت کا جھگڑا

باردولی ۲۴ جنوری کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کانگرس ہائی کمانڈ کے چھ ممبروں نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ہم بہت سوچ بچار کے بعد اس رائے پر متفق ہوئے ہیں کہ جب تک کوئی غیر معمولی حالات نہ ہوں۔ ایک ہی پریذیڈنٹ کو دوبارہ منتخب کرنا بالکل نامناسب ہے اور ہمارا خیال ہے کہ ڈاکٹر پتابی ستیارامیہ صدارت کے عہدہ کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔ لہذا ہم ڈیلیگیٹوں سے سفارش کرتے ہیں کہ انہیں منتخب کریں۔

ورکنگ کمیٹی کے مندرجہ بالا بیان کے جواب میں مسٹر سبھاش چندر بوس نے ایک اور بیان [illegible]

فارم نمبر ۳

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ مسکہ لال دین ولد بڈھا ذات جٹ۔ سکنہ سندھانوالہ تحصیل ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی ہری سنگھ وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔

لہذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو اُن کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۱۶ ۳/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت دس بجے قبل دوپہر تاریخ ۱۶ ۳/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ ان اندراجات جن پر تم اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کاروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۱۶ ۳/۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۲۳ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) سردار شیو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(بورڈ کی مہر)

وصیتیں

نمبر ۵۲۹۹ :- مسکہ رحمت علی ولد اللہ دوھایا قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۰۵ء ساکن موضع مانگا ڈاکخانہ ملوا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) زمین واقعہ موضع مانگا ضلع سیالکوٹ قیمتی اندازاً ۱۵۰ روپے (۲) مکان واقعہ موضع مانگا مالیتی بیس روپے۔ جس میں میرا حصہ دس روپے ہے۔ کل ۱۶۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت (یعنی ۱۶ روپے) بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو مبلغ ۸ روپے ماہوار بحیثیت ملازم مجھے احمدیہ ہوسٹل لاہور سے ملتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ کروں۔ تو اسی قدر حصہ وصیت سے منہا سمجھا جائے گا۔ اس کے علاوہ مرنے کے بعد بھی جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ نشان انگوٹھا۔ رحمت علی۔ گواہ شد۔ محمد سرور شاہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ گواہ شد۔ نصیر احمد شاہ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔

نمبر ۵۹۳۲ :- مسکہ عزیزہ بیگم زوجہ ملک اللہ رکھا گڈس کلرک قوم ککے زئی پٹھان عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت زیورات طلائی وزنی ۱۰ تولہ۔ اور مبلغ ایک ہزار روپیہ بابت حق مہر جو بذمہ خاوند کے ہے۔ اس کے دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں انشاء اللہ کوشش کروں گی۔ کہ میں وصیت کے حصہ کو اپنی زندگی میں ادا کروں

الامۃ۔ خاکسارہ عزیزہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ اللہ رکھا گڈس کلرک خاوند موصیہ۔

گواہ شد۔ عبد العزیز والد موصیہ پنشنر بقلم خود۔

114

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پیرس ۲۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سپین کے کئی وزراء بارسیلونا کو چھوڑ گئے ہیں۔ مگر اس کے باوجود وہاں حکومت موجود ہے۔ اور سرکاری افواج پوری شدت کے ساتھ باغیوں کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ جو روز بروز آگے بڑھتے آ رہے ہیں۔

قاہرہ ۲۴ جنوری۔ عراق کے وزیر اعظم فلسطین کے مفتی اعظم سے مل کر واپس آئے ہیں۔ اور اعلان کیا ہے کہ مفتی صاحب کی طرف سے ایک اہم تجویز لاتے ہیں۔ جسے گورنمنٹ برطانیہ کے سامنے رکھا جائیگا۔ وہ صورت حالات کے متعلق بالکل پُرامید ہیں۔ کل فلسطین ڈیلیگیشن لنڈن روانہ ہو جائیگا معلوم ہوا ہے کہ مفتی صاحب اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں۔ کہ ان کی مخالف پارٹی کے بھی دو نمائندے شامل کر لئے جائیں۔

مردان ۲۴ جنوری۔ صوبہ سرحد میں مقیم تمام افواج کو حکم دیا گیا ہے کہ ہر وقت کوچ کے لئے تیار رہیں۔ اور اپنے اہل و عیال کو وطن واپس بھیج دیں۔

ناگپور ۲۴ جنوری۔ حکومت سی پی نے اعلان کیا ہے۔ کہ سرکاری پنشنروں کو عارضی طور پر جو زائد پنشنیں دی جاتی ہیں وہ یکم مارچ سے بند کر دی جائیں گی۔

گوجرانوالہ ۲۴ جنوری۔ اخبار گوجرانوالہ گزٹ سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ کیونکہ اس میں ایک مقدمہ کے سلسلہ میں مسٹر شادی لال کے متعلق بعض ریمارکس کئے گئے تھے۔

پٹنہ ۲۴ جنوری۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے اسمبلی میں بیان کیا۔ کہ صوبجاتی حکومت کے نظم و نسق کی پالیسی معین کرنے میں کانگرسی پارلیمنٹری بورڈ کی ہدایات پر عمل نہیں کیا جاتا۔

بارسیلونا ۲۴ جنوری۔ کل شام باغی طیاروں نے شہر پر تیس مرتبہ بمباری کی۔ بمباری کرنے والے ہوائی جہازوں میں جرمن اور اطالوی جہاز شامل تھے۔ باغیوں کا ارادہ ہے کہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بارسیلونا کی اس طرح ناکہ بندی کر دیں کہ وہاں اشیائے خوردنی نہ پہنچ سکیں اور اس غرض کے ماتحت فرانس کو جانے والی ساحلی سڑک کی خاص طور پر نگرانی کی جا رہی ہے۔ چار برطانی جہازوں پر بھی بمباری کی گئی ہے۔ جن میں سے ایک کے متعلق یقین کیا جاتا ہے کہ وہ غرق ہو چکا ہے اور دوسروں کے بعض افسر ہلاک ہو گئے ہیں۔

جے پور ۲۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست جے پور کے حکام اس امر پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ کہ سیٹھ جمنا لال بجاج کے داخلہ پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ انہیں دور کر دیا جائے۔ ان احکام کے خلاف اور حق میں روزانہ ہزاروں پمفلٹ شہر میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

بریلی ۲۴ جنوری۔ پرسوں حیدر آباد ڈسے کے سلسلہ میں جو فساد ہوا تھا۔ اس کا سلسلہ آج بھی جاری رہا۔ ایک ہندو چھرا گھونپنے سے ہلاک اور ایک سکھ برچھی سے شدید مجروح ہوا۔ اس وقت تک تین اشخاص ہلاک اور ۲۶ مجروح ہو چکے ہیں۔ تمام منڈیاں۔ کالج اور سکول بند کر دیئے گئے ہیں۔ اس وقت تک ۰۰ گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں۔ فوج بھی تیار رکھی گئی ہے۔ شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ ہندو مسلم اتحادی بورڈ قائم کیا جا چکا ہے۔

بنارس ۲۴ جنوری۔ ہندو یونیورسٹی کے مرکزی ہندو سکول کے طلبا نے ہیڈ ماسٹر کے خلاف شکایات کی بنا پر ہڑتال کر رکھی تھی جسے وہ ترک کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اس لئے پنڈت مالویہ صاحب نے اس سکول کو غیر معین عرصہ کے لئے بند کر دیا ہے۔

جموں ۲۴ جنوری۔ ریاست کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ریاست کی تعلیمی پالیسی میں ایسی اہم تبدیلی کی جانے والی ہے۔ کہ جس کے نتیجہ میں طالب علم بڑے ہو کر اپنے پیشوں کے لئے زیادہ مفید ہو سکیں۔ اور انہیں معلوم ہو سکے کہ زندگی کا مقصد کیا ہے اور ملک کے متعلق ان کے کیا فرائض ہیں۔ نیز انہیں دماغی نشوونما حاصل ہو سکے۔

یروشلم ۲۴ جنوری۔ آج مفتی نشاشیبی کے ایک رشتہ دار کو دمشق گیٹ کے اندر گولی سے اڑا دینے کی کوشش کی گئی جس کے نتیجہ میں شہر میں ۲۴ گھنٹوں کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۲۴ جنوری۔ آج اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ پولیس اور جیل کے ملازمین کے سوا باقی سب محکموں کے ملازمین کے لئے وردیاں کھدر کی تیار کرائی جاتی ہیں۔ اور پولیس کو کھدر کی وردیاں سپلائی کرنے پر بھی حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے

پٹنہ ۲۴ جنوری۔ حکومت ہند کے لاء ممبر سر این۔ این سرکار نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ مئی میں ریٹائر ہونے کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ پالٹکس میں کوئی حصہ نہیں لوں گا۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں نازی پروپیگنڈا کے لئے زبردست کوششیں ہو رہی ہیں اخبارات کو مفت مضامین اور خبریں بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ اور تجویز کی گئی ہے کہ ہٹلر کی خود نوشتہ سوانحعمری کو ہندوستان کی ۱۸ زبانوں میں شائع کر کے ۸ آنے فی جلد قیمت پر فروخت کیا جائے

ٹوکیو ۲۳ جنوری۔ پارلیمنٹ میں چین کے ساتھ جنگ کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر جنگ نے کہا کہ اس وقت تک ۸ لاکھ ۳۰ ہزار چینی ہلاک اور ۱۱ لاکھ ۷۰ ہزار زخمی ہو چکے ہیں۔ ہم نے چینیوں کی ۲ لاکھ ۳۰ ہزار رائفلوں ۱۴ ہزار مشین گنوں اور ۲۶ سو توپوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ ۵۳ ٹینک اور موٹر کاریں بھی ہمارے قبضہ میں آ چکی ہیں۔ جن علاقوں پر ہم نے قبضہ کیا ہے۔ ان میں ہمارے چار لاکھ باقاعدہ لڑنے والے سپاہی موجود ہیں۔

ملتان ۲۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ دربار بہاولپور نے یکم فروری ۱۹۳۹ء سے آنریری مجسٹریٹوں کی تمام اسامیاں اڑا دیئے جانے کے احکام جاری کر دیئے ہیں

ٹوکیو ۲۴ جنوری۔ میاڈاچی کان میں زبردست دھماکا ہوا جس کے نتیجہ میں ۷۰ اشخاص ہلاک ہو گئے اور صرف چھ آدمی بچائے جا سکے۔ اس وقت تک صرف پانچ لاشیں برآمد کی جا سکی ہیں۔

برلن ۲۴ جنوری۔ حکومت جرمنی کا ایک وفد پراگ گیا ہے۔ جہاں دہ چیکوسلواکیہ کی بعض اسلحہ ساز کمپنیوں کو ہوائی جہاز اور دوسرا جنگی سامان تیار کرنے کا آرڈر دیگا۔ جس کی قیمت کے طور پر حکومت چیکوسلواکیہ کو اس علاقہ سے برآمد شدہ کوئلہ دیا جائیگا جو ابھی اس سے چھینا گیا ہے۔

دہلی ۲۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ایسٹ انڈین ریلوے کی ایک اور ٹرین کو تباہ کرنے کی کوشش کا قبل از وقت انکشاف ہو جانے کی وجہ سے بچاؤ ہو گیا۔ جھریلی اور گڑھورا ریلوے سٹیشنوں کے درمیان لائن سے فش پلیٹیں علیحدہ کی ہوئی پائی گئی ہیں

لنڈن ۲۴ جنوری۔ وزیر اعظم برطانیہ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ لوگوں کو چاہیئے کہ جنگ کے لئے تیار رہیں۔ اور دفاع کی رضاکارانہ سروس کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ گو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جنگ چھڑنے والی ہے۔ مگر اس امر کا ہر وقت احتمال ہے کہ ہمیں کسی کی امداد کے لئے کسی وقت جنگ میں حصہ لینا پڑے۔ یا اپنے دفاع کے لئے جدوجہد کرنی پڑے۔

لاہور ۲۴ جنوری۔ آج پنجاب اسمبلی میں مارکیٹنگ بل کی تیسری خواندگی مخالفت کے بغیر پاس ہو گئی۔ وزیر اعظم نے اس بل کے معترضین کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ یہ بل صرف غریب کسانوں کی حفاظت کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ دیہات کی غریب آبادی اور سرمایہ داروں کی حفاظت کے لئے بھی ہے میری وزارت کام کرنا چاہتی ہے نہ کہ خالی شور و شر۔ اور یہی وجہ ہے کہ تمام دوسری حکومتیں ہماری نقل کر رہی ہیں وزیر اعظم کی تحریک پر ہاؤس کا اجلاس ۷ مارچ فروری پر ملتوی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی